Rampur State Gazette.

بحکم بندگان اعلیحضرت حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

نمبر ۳۶ مطبوعہ روز شنبہ بتاریخ ۱۰ جمادی الاول ۱۳۵۲ھ مطابق ۲ ستمبر ۱۹۳۳ء جلد ۲۵

حصہ اول

خلاصہ احکام اجلاس ہمایوں اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

(۱)	تفویض کار صاحب رضا ہاؤس ہولڈ منسٹر بہادر و صاحب لٹری سکریٹری بہادر بزمانہ سفر مسوری۔	۲
(۲)	تفویض کار سپرنٹنڈنٹ اصطبل وغیرہ بصاحب اسسٹنٹ کنٹرولر بزمانہ سفر مسوری۔	۲
(۳)	تفویض مطبع سرکاری بصاحب کنٹرولر بہادر ہاؤس ہولڈ	۲
(۴)	تقرر مسٹر بلاقی رام ایم۔ اے۔ بطور پرائیوٹ ٹیوٹر صاحبزادگان	۲ و ۳
(۵)	سپردگی صیغہ جات بصاحب اسسٹنٹ کنٹرولر۔	۳
(۶)	تقرر محمود خان و جمال شیر خان۔	۳ و ۴
(۷)	رخصت مولوی سید داؤد صاحب پرنسپل مدرسہ عالیہ	۴
(۸)	قائمی سلسلہ ملازمت اہلمد سرری تحصیل ٹانڈہ۔	″
(۹)	تفویض کار سپرنٹنڈنٹ کتب خانہ و توشہ خانہ بہ اسسٹنٹ کنٹرولر	۴
(۱۰)	منظوری تجویز جوڈیشل کمیٹی۔	۵ تا ۸
(۱۱)	معافی قصور منشی مظفر علیخان سابق تحصیلدار۔	۸
(۱۲)	″ منشی خادم علیخان نائب تحصیلدار بلاسپور	۸ و ۹
(۱۳)	رخصت لفٹنٹ محمد شہید صاحب سیکنڈ افسر ملٹری اسپیشل	۹
(۱۴)	تقرر سید محمد جمیل صاحب بعہدہ اکاؤنٹنٹ جنرل۔	۹ و ۱۰
(۱۵)	معافی تنزل شمون علیخان نائب انسپکٹر تھانہ پٹوائی۔	۱۰
(۱۶)	رخصت سید محمد تقی صاحب مصاحب حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم	۱۰
(۱۷)	رخصت لفٹنٹ ہادی علیخان صاحب ایڈجوٹنٹ	۱۰
	متفرق احکام	

مطبوعہ اسٹیٹ پریس رامپور۔

احکام اجلاس ہمایوں اعلیحضرت بندگان حضور پر نور دام اقبالہم و ملکہم

حکم :- واقع ۲۰ راگست ۱۹۳۳ء

(دستخط بندگان عالی دام اقبالہم و ملکہم)

رپورٹ منسلکہ ملاحظہ ہوئی ۔ صاحب ہاؤس ہولڈ منسٹر بہادر بکار سرکار مسوری گئے ہیں ۔ تا واپسی صاحب ہاؤس ہولڈ منسٹر بہادر، انکا کام صاحب ملٹری سکریٹری بہادر انجام دیں گے کاغذات برائے کارروائی صاحب چیف منسٹر بہادر کے پاس مرسل ہوں

بتعمیل حکم ہمایوں سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں

۲۰ راگست ۱۹۳۳ء — دستخط صاحب چیف منسٹر بہادر

حکم :- واقع ۲۶ راگست ۱۹۳۳ء

(دستخط بندگان عالی دام اقبالہم و ملکہم)

مرتبہ و عرضداشت صاحب چیف منسٹر بہادر بخیال جمعدار سید منظور علی سپرنٹنڈنٹ اصطبل وغیرہ سفر مسوری میں اعلیحضرت بندگان عالی دام اقبالہم و ملکہم کے ہمرکاب جائیں گے ۔ صاحب ہاؤس ہولڈ منسٹر بہادر کی رائے ہے کہ کپتان ذاکر حسین اسسٹنٹ کنٹرولر زمانہ سفر میں اپنے کار متعلقہ کے علاوہ سپرنٹنڈنٹ اصطبل و میلخانہ وغیرہ کا کام بھی انجام دیا کریں ۔ لہذا ملتجیہ و ہمایوں سے حکم منظوری شرف نفاذ پائے

رپورٹ مناسب ہے ۔ جمعدار سید منظور علی سپرنٹنڈنٹ اصطبل وغیرہ کا کام سفر مسوری کے زمانہ میں کپتان ذاکر حسین اسسٹنٹ کنٹرولر انجام دیں گے ۔

کاغذات برائے کارروائی صاحب چیف منسٹر بہادر کے پاس مرسل ہوں

بتعمیل حکم سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں ۔

۲۰ راگست ۱۹۳۳ء — دستخط صاحب چیف منسٹر بہادر

روبکار :- واقع ۲۰ راگست ۱۹۳۳ء

دستخط بندگان عالی دام اقبالہم و ملکہم

کاغذات منسلکہ ملاحظہ ہوئے ۔ بموجب رپورٹ مطبخ سرکاری کا تعلق صاحب کنٹرولر بہادر ہاؤس ہولڈ سے کیا جاتا ہے صاحب کنٹرولر بہادر ہاؤس ہولڈ بحیثیت سکریٹری کے ماتحتی صاحب جوڈیشل منسٹر بہادر اس حیثیت میں کام کریں گے — حکم ہوا کہ

روبکار ہذا مع کاغذات متعلقہ برائے اجرائے احکام ضابطہ صاحب چیف منسٹر بہادر کے پاس مرسل ہو ۔

بتعمیل حکم سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں بعد اجرائے احکام کاغذات صاحب جوڈیشل منسٹر بہادر کی خدمت میں مرسل ہوں ۔

۲۰ راگست ۱۹۳۳ء — (دستخط صاحب چیف منسٹر بہادر)

حکم :- واقع ۲۵ راگست ۱۹۳۳ء

(دستخط بندگان عالی دام اقبالہم و ملکہم) موصولہ مطبع ۲۹ راگست ۱۹۳۳ء

رپورٹ منظور ہے ۔ دو ماہ کے لئے بمشاہرہ پچیس روپیہ ماہانہ ملازم کے تقرر کی اجازت دیجاتی ہے ۔ بجٹ انعام و عنایات میں یہ مصارف پڑیں گے ۔ کاغذات برائے کارروائی صاحب چیف منسٹر بہادر کے پاس مرسل ہوں

اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

بعرض   میر سائد

جناب عالی:

صاحبزادی نواب بیگم صاحب کے چاروں صاحبزادگان کم عمر و کمسن ہیں آتے رہے ہیں۔ اس مدت میں جو مضامین ان کے کمزور ہیں۔ اُن کو درست کرنے کیلئے ایک پرائیوٹ ٹیچر رکھنے کی ضرورت صاحب ہاؤس ہولڈ منسٹر بہادر نے ظاہر کی ہے۔ تین گھنٹہ روزانہ تعلیم کیلئے تیس روپیہ ماہوار پر مسٹر بلاقی رام۔ ایم۔ اے۔ بی۔ ایس۔ سی رضامند ہیں۔ کاغذات صاحب ہاؤس ہولڈ منسٹر بہادر نے بھیجے ہیں۔ بجٹ انعام وعنایات میں تعلیمی مصارف پڑتے ہیں۔ اسی بجٹ سے منظوری تنخواہ ٹیچر کی استدعا ہے۔

عرضداشت برائے صدور حکم حضور انور میں پیش ہے۔ صرف دو ماہ کے لئے ٹیچر کی ضرورت ہوگی۔ زیادہ حد ادب

دولت واقبال جاوید باد

منظور ہوا۔ دستخط صاحب چیف منسٹر بہادر معروضہ ۲۵؍ اگست ۱۹۳۳ء

بغرض کارروائی صاحب ہاؤس ہولڈ منسٹر بہادر کی خدمت میں مرسل ہو
(دستخط صاحب چیف منسٹر بہادر)
۲۸؍ اگست ۱۹۳۳ء

بغرض اجرائی احکام سررشتہ صدر مرسل ہو۔ بعد اجرائے احکام کاغذات واپس فرما دیئے جائیں۔ ۲۸؍ اگست ۱۹۳۳ء
(دستخط صاحب ہاؤس ہولڈ منسٹر بہادر)

روبکار:-   دائع ۲۸؍ اگست ۱۹۳۳ء

کاغذات مسلکہ ملاحظہ ہوئے۔ حسب صراحت عرضداشت صاحب چیف منسٹر بہادر صیغہ جات مندرجہ تحت کپتان ذاکر حسین اسسٹنٹ کنٹرولر کے ماتحتی صاحب کنٹرولر بہادر ہاؤس ہولڈ سپرد کئے جاتے ہیں:۔

تفصیل

(۱) ہوٹل

(۲) باورچیخانجات مہمانداری۔

(۳) مہمانخانہ

(۴) کوٹھیات

(۵) بگھی خانہ

(۶) پانڈانخانہ عام

(۷) بھنڈیخانہ عام

صیغہ جات تیز۔ مودی خانہ۔ سگریٹ۔ بہ ماہ راست صاحب کنٹرولر بہادر ہاؤس ہولڈ سے متعلق رہینگے۔

باورچیخانہ جات مہمانداری میں ملازمان کا تغیر تبدل اسسٹنٹ کنٹرولر بمشورہ صاحب کنٹرولر بہادر ہاؤس ہولڈ کرینگے۔ اس انتظام میں عملہ بڑھانے کی ضرورت نہیں ہے موجودہ عملہ سے کام لیا جائے گا۔

حکم ہوا کہ

روبکار ہذا مع کاغذات متعلقہ برائے اجرائے احکام ضابطہ صاحب چیف منسٹر بہادر کے پاس مرسل ہو۔

ایک نقل درج گزٹ کیجائے   (دستخط حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم)

بغرض حکم سررشتہ صدر کی احکام ضابطہ جاری ہوں۔

ایک نقل درج گزٹ ہو۔ ۲۸؍ اگست ۱۹۳۳ء   دستخط صاحب چیف منسٹر بہادر

روبکار: دائع ۲۸؍ اگست ۱۹۳۳ء

منظور ہوا درعایا نوازی میاں محمود خان (ولد تی خاں) وجمال شیر خان (ولد شیر خان) کا تقرر مد انعام وعنایات بمشاہرہ ساٹھ ساٹھ روپیہ ماہانہ منظور کیا جاتا ہے

(اجلاس ہمایوں میں بوجہ رخصتگی کمن لال ڈپٹی سکرٹری)

مبلغ ماہ عہ ۱ ایک سو پچیس روپیہ ماہوار کی بچت ہے۔
اس رقم میں سے مبلغ ایک سو بیس روپیہ ماہوار بجٹ
انعام و عنایات میں منتقل کئے جائیں۔ بقیہ پانچ روپیہ
ماہوار بجٹ سے گرادے جائیں

حکم ہوا کہ

روبکار ہذا برائے کارروائی اجرائے احکام ضابطہ صاحب
چیف منسٹر بہادر کے پاس مرسل ہو۔

دستخط بندگانعالی دام اقبالہم و ملکہم

بتشائے حکم ہمایوں سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں
۱۰ راگست ۱۹۳۳ء (دستخط صاحب چیف منسٹر بہادر)

حکم :- واقع ۲۷ راگست ۱۹۳۳ء

ذریعہ عرضداشت صاحب چیف منسٹر بہادر بابتدعائے
منظوری رخصت عاجلی پندرہ یوم مستدعیہ
مولوی سید محمد داؤد صاحب مدرس ... بجائے
دو مہینے ویپنڈہ ۱۹ راگست ۱۹۳۳ء
بغرض روانگی وطن بسلسلہ آمد تار علالت
خطرناک والدہ نیز صاحب موصوف بذمہ داری
مولوی سید عبد الامام مدرس درجہ عالم مدرسہ عالیہ

بموجب رپورٹ مولوی سید محمد داؤد صاحب کی رخصت عاجلی
پندرہ یوم از ۱۹ راگست ۱۹۳۳ء لغایت ۲ ستمبر ۱۹۳۳ء
بذمہ داری مولوی سید عبد الامام منظور ہے۔ کاغذات برائے
اجرائے احکام صاحب چیف منسٹر بہادر کے پاس مرسل ہوں

(دستخط حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم)

بتشائے حکم سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔
۲۹ راگست ۱۹۳۳ء دستخط صاحب چیف منسٹر بہادر

حکم :- واقع ۹ راگست ۱۹۳۳ء

ذریعہ عرضداشت صاحب چیف منسٹر بہادر
بابتدعائے منظوری قائمی سلسلہ ملازمت
بچھی پرشاد ولد ... سر رسری تحصیل ٹانڈہ
جو بحکم ۱۳ ردسمبر ۱۹۳۲ء دفتر کاغذات دیہی
ذراعت سے علیحدہ ہوکر بحکم ۹ رجنوری ۱۹۳۳ء
دوبارہ ملازم ہوئے اور جنکی ۲۵ یوم ملازمت
سے علیحدہ رہنے کی وجہ سے برقراری سلسلہ
ملازمت کا استدعا ہے

حسب رپورٹ بچھی پرشاد ولد ... کا سلسلہ ملازمت قائم
کیا جانا منظور ہے۔ لیکن ایام علیحدگی کی تنخواہ نہیں ...
کاغذات برائے کارروائی اجرائے احکام ضابطہ صاحب
چیف منسٹر بہادر کے پاس مرسل ہوں

دستخط بندگانعالی دام اقبالہم

بتشائے حکم سررشتہ صدر احکام ضابطہ جاری ہوں ۱۱ راگست ۱۹۳۳ء دستخط صاحب ...

حکم :- واقع ۹ راگست ...

(دستخط بندگانعالی دام اقبالہم و ملکہم)

کاغذات منسلکہ ملاحظہ ہوئے۔ زمانہ سفر سوری میں ...
دکنول خاں کام سپرنٹنڈنٹ موٹر گیراج کی عدم موجودگی ...
اسسٹنٹ کنٹرولر ہاؤس ہولڈ انجام دیں۔
حکم ہذا مع کاغذات متعلقہ صاحب چیف منسٹر ...
کے پاس مرسل ہو۔

بتشائے حکم سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ...
۱۰ راگست ۱۹۳۳ء
(دستخط صاحب چیف منسٹر بہادر)

حکم:- (مورخہ ۹ ماہ اگست ۱۹۳۳ء)

(ارشاد بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم)

فیصلہ جوڈیشل کمیٹی ملاحظہ ہوا۔ منظور ہے۔ برائے کارروائی ضابطہ جوڈیشل کمیٹی کو واپس ہو۔ ایک نقل حکم مع فیصلہ جوڈیشل کمیٹی درج گزٹ ہو۔

(تجویز جوڈیشل کمیٹی)

اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

معروض   پیش

جناب عالی!

باسدیو سرن ولد جوالا پرشاد مدعی اپیلانٹ   بنام

لتا پرشاد ولد جوالا پرشاد مدعا علیہ ریسپانڈنٹ

(اپیل دوم منجانب مدعی بنارامنی ڈگری عدالت العالیہ ہائیکورٹ نمبری ۴۰ منفصلہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۳۲ء متعلقہ مسل دعوے زرہرجہ بدعوی تکمیل معاہدہ تعدادی ... روپیہ)

اپیل بنارامنی تجویز بنچ عدالت العالیہ ہائیکورٹ اجلاس مسٹر سلیم علیخاں صاحب بہادر چیف جسٹس و جسٹس محمود شاہ خاں صاحب بہادر اجلاس ہذا میں دائر ہوا ہے۔

واقعات مختصر اس مقدمہ کے یہ ہیں کہ ایک شخص جوالا پرشاد تھا جسکے چار پسران لتا پرشاد۔ باسدیو سرن۔ جگدمبا پرشاد۔ اور گوپی ناتھ تھے۔ یہ جملہ اشخاص ممبر خاندان مشترکہ کے تھے۔ بزمانہ حیات جوالا پرشاد جگدمبا پرشاد فوت ہوگیا۔ اور اس نے ایک بیوہ مسماۃ کیلاش وتی چھوڑی۔ ۱۹۲۰ء میں جوالا پرشاد بھی فوت ہوگیا۔ اس کے وفات کے بعد بوقت داخل خارج جائداد مشترکہ بیوہ جگدمبا پرشاد دعویدار ہوئی کہ اس کے شوہر کے حصہ پر اس کے نان و نفقہ کے لئے اس کا داخل خارج کردیا جائے۔ اسپر بتاریخ ۲۰ فروری ۱۹۲۲ء برسہ برادران نے ایک اقرارنامہ بحق مسماۃ کیلاش وتی لکھدیا جسمیں انہوں نے اقرار کیا کہ وہ مسماۃ مذکور کو مبلغ ایک سو بیس روپیہ سالانہ بطور نان و نفقہ دیتے رہیں گے۔ یہ اقرارنامہ سادہ تھا اور اسمیں کوئی جائداد مکفول نہیں کی گئی تھی۔ گوپی ناتھ کے فوت ہونے پر جائداد بقیہ ممبران خاندان میں تقسیم ہوگئی۔ اور بروے تقسیم باسدیو سرن۔ بانکے لال اور رام سروپ کے حصہ میں موضع سہاری آیا۔ اور لتا پرشاد کے حصہ میں موضع رکھونڈہ آیا۔ بعدہ لتا پرشاد نے اپنی جائداد رکھونڈہ کا تبادلہ بانکے لال اور رام سروپ سے ان کے حصہ موضع سہاری سے کرلیا۔ اس تبادلہ کے بعد مابین باسدیو سرن اور لتا پرشاد داخل خارج کے تنازعات شروع ہوگئے۔ باسدیو سرن نے بذریعہ بابو کاشی ناتھ (جو لتا پرشاد کے سالہ ہیں) یہ تحریک کی کہ یا تو لتا پرشاد اس کا حصہ خرید کرلے یا وہ اپنا حصہ باسدیو سرن کے ہاتھ فروخت کردے۔ چنانچہ معاملہ یہ قرار پایا کہ لتا پرشاد اور باسدیو سرن دونوں کی جانب سے ایک اقرارنامہ مورخہ یکم فروری ۱۹۳۱ء تحریر و تکمیل ہوا۔ جسکی رو سے یہ معاہدہ ہوا کہ لتا پرشاد آخر جون ۱۹۳۱ء کو باسدیو سرن کا حصہ موضع سہاری بقیمت سات ہزار ایکسو پچاس روپیہ خرید لیگا۔ اور یہ بھی شرط قرار پائی کہ اگر فریقین میں جب فریقین نے بیعنامہ کی تکمیل نہ کرائی تو دوسرے فریق کو ایک رقم معینہ علاوہ تکمیل بیعنامہ کے بطور ہرجہ ادا کریگا۔ بیعنامہ کی تکمیل ۳۰ اگست ۱۹۳۱ء تک نہیں ہوئی۔ اور بالآخر بتاریخ ۳۰ اگست ۱۹۳۱ء باسدیو سرن نے تکمیل بیعنامہ اور زرہرجہ کا یہ دعوے بخلاف لتا پرشاد مدعا علیہ دائر کردیا۔ اب اس مقدمہ میں امر تنقیح طلب یہ ہے کہ آخر جون ۱۹۳۱ء جو تاریخ اقرارنامہ مورخہ یکم فروری ۱۹۳۱ء میں بیعنامہ کی تکمیل کے لئے مقرر ہے کس فریق کے قصور سے گذر گئی اور کس وجہ سے اس تاریخ سے قبل بیعنامہ کی تکمیل ہوسکی۔ مسماۃ کیلاش وتی نے ۲۳ اپریل ۱۹۳۱ء کو عدالت سب جج رامپور میں بربنائے اقرارنامہ مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۲۲ء ایک مقدمہ اس بیان سے دائر کردیا کہ وہ جائداد مشترکہ سے نان و نفقہ پانے کی مستحق ہے لہذا جائداد مشترکہ پر اس کے نان و نفقہ کا بار

عاید کر دیا جائے۔ اس مقدمہ میں فریقین مقدمہ ہذا مدعا علیہم تھے۔ اور جائداد بیع طلب بھی۔ اس مقدمہ میں جائداد نزاعی تھی۔ وہ مقدمہ عدالت سب جج سے سنفشی ملک میں دائر کرنے کے لئے سماۃ کو واپس دیا گیا۔ اور سنفشی ملک میں مقدمہ دائر ہونے پر جب باسدیو سرن مدعی پر نوٹس کی تعمیل ہو گئی۔ تو اس نے ۹ر اگست ۱۹۲۸ء کو سماۃ کیلاشوتی سے تصفیہ کر لیا۔ بروئے تصفیہ مدعی نے کیلاش وتی کو مبلغ پانچ روپیہ ماہوار دینے کا اقرار کیا اور اپنے مملوکہ ایک باغ پر اس ماہانہ کا بار قائم کرا دیا سماۃ کیلاش وتی نے باسدیو سرن کے حصہ کو منجملہ کل کو اپنے نان و نفقہ کے بار سے پاک و صاف کر دیا۔ مگر سماۃ کیلاشوتی کا مقدمہ بمقابلہ للت پرشاد وغیرہ چلتا رہا۔ بالآخر ۱۰ مارچ ۱۹۳۰ء کو اس کا دعوے ڈگری ہوا۔ اور یہ طے پایا کہ مدعا علیہ نمبر (۱) یعنی باسدیو سرن) سے اس سے صلح ہو چکی ہے جس کی رو سے مدعا علیہ نمبر (۱) کی کل جائداد مدعیہ کے نان و نفقہ کے بار سے مستثنیٰ رہے گی۔ صرف باغ (مملوکہ باسدیو سرن) مندرجہ درخواست شمول صلحنامہ پر اس کے نان و نفقہ کا بار رہے گا۔ اور وہ پانچ روپے ماہوار کی اقساط میں مدعیہ کو ساٹھ روپیہ ماہانہ بقدر اپنے حصہ کے رقم نان و نفقہ کی ادا کرتا رہے گا۔ مدعا علیہ نمبر (۲) یعنی للتا پرشاد کی جائداد پر مدعیہ کے نان و نفقہ بقدر ساٹھ روپیہ سالانہ کی رقم کے بار کا استقرار کیا گیا۔ یہ بار صرف اس جائداد پر رہا۔ جو مدعا علیہ (۲) کو آبائی مشترکہ جائداد میں سے بعد بٹوارہ کے ملی تھی اور نیز مدعا علیہ ۳ و ۴ کی مشترکہ خاندانی جائداد پر بھی بقدر ساٹھ روپیہ سالانہ کی مدعیہ کی رقم نان و نفقہ کے بار کا استقرار کیا گیا۔ حقیقتاً سماۃ کیلاش وتی کے مقدمہ نان و نفقہ کا اس مقدمہ پر بہت بڑا اثر پڑتا ہے چنانچہ للتا پرشاد مدعا علیہ کا یہ عذر ہے کہ چونکہ مدعی نے ۱۰ جون ۱۹۲۹ء تک جو آخری تاریخ تکمیل بیع نامہ کی تھی۔ مدعا علیہ مجیب کا یہ اطمینان نہیں کرایا۔ کہ جائداد ساری بار نان و نفقہ سے پاک و صاف رہے گی۔ اسی وجہ سے وہ تکمیل معاہدہ نہیں کر سکا۔

غور طلب امر یہ ہے کہ آیا سماۃ کیلاشوتی کا کوئی بار نان و نفقہ جائداد نزاعی پر تھا۔ یا نہیں۔ اصول شاستر یہ ہے کہ ممبران خاندان مشترکہ کا یہ فرض ہے کہ وہ بیوہ کا نان و نفقہ وس جائداد کی آمدنی سے ادا کریں جو اُن کو اس کے شوہر سے پہونچی۔ اگرچہ اس قرض سے خاندانی جائداد مشترکہ پر قانوناً بار عائد نہیں ہوتا ہے جب تک کہ بذریعہ اقرار نامہ یا حکم عدالت ایسا بار قایم نہ کیا جاوے۔ اقرار نامہ مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۲۰ء سے ہر سہ برادران نے سماۃ کیلاش وتی کے نان و نفقہ کی ذمہ داری اپنے اوپر عائد کر لی تھی۔ اور یہ نان و نفقہ شاستراً اسی جائداد سے ادا کر سکتے تھے۔ جو اُن کی موروثی خاندانی جائداد تھی۔ حصہ داران میں جائداد کی تقسیم ہونے پر اور پھر باہم تبادلہ ہونے سے ایسی صورت پیدا ہو گئی تھی کہ جس سے سماۃ کیلاشوتی کو جائز طور پر یہ خطرہ پیدا ہوا کہ وہ زر نان و نفقہ خاندانی جائداد سے نہ پا سکے۔ اور یہ خطرہ اور بھی اہم اس وجہ سے ہو گیا کہ فریقین نے آپس میں جائداد کی بیع و شرح کا معاہدہ بذریعہ اقرار نامہ مورخہ یکم فروری ۱۹۲۹ء کر لیا تھا۔ ان واقعات کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ امر غور طلب ہے کہ جبکہ سماۃ کیلاش وتی کا مقدمہ عدالت میں چل رہا تھا۔ اگر اس زمانہ میں مدعا علیہ تاریخ مقررہ تک جائداد کی بیع کرا لیتا تو اس کی جائداد سماۃ کیلاش وتی کے نان و نفقہ کے ذمہ دار ہوتی یا نہیں۔ نیز یہ کہ اس بار کے دور کرنے کی غرض سے وہ ایک مستقل مقدمہ بازی میں پڑ جاتا یا نہیں۔ اگر مدعا علیہ بجانب سماۃ موصوفہ کی بیع کے پانے کا مستحق نہیں ہے۔ ورنہ وہ مستحق۔

کرایا گیا دعوے نہ صرف تکمیل معاہدہ بلکہ ہرجہ کا بھی ڈگری کیا جاوے - عدالت العالیہ ہائی کورٹ نے اپنے مدلل فیصلہ مین اس امر کو صاف کر دیا ہے کہ مدعا علیہ پر کوئی ذمہ داری بصورت حالات مقدمہ نہین ہوتی - اون نتائج کو جو کہ شہادت مثل سے عدالت ماتحت نے اخذ کئے ہین چندان دہرانے کی ضرورت نہین ہے - دوران بحث مین منجانب مدعا علیہ رسپانڈنٹ کیشی کی توجہ دفعہ ۵۲ قانون انتقال کی طرف مبذول کرائی گئی تھی - جس کا یہ منشا ہے کہ دوران کارروائی مقدمہ مین کسی فریق کو اختیار نہ ہوگا کہ جائداد متنازعہ کو منتقل کرے کہ جس سے کسی فریق کے حقوق کو ضرر پہونچے - یہ دفعہ ایک خاص اصول و انصاف پر مبنی ہے - جس پر ایک زمانہ دراز سے عدالتہائے انصاف کاربند رہی ہین - ملاحظہ ہو مشہور نظیر بلامی - بنام سابائن - ہاؤس آف - لارڈس ۱۸۵۷ء لارڈ سیگٹن نے اسی اصول پر بحث مقدمہ فیض حسین بنام نورنگ نرائن ۲۹ الہ آباد لا رپورٹ صفحہ ۳۳۹ مین کی ہے - جو قابل لحاظ ہے - نیز ملاحظہ ہو ۱۹۲۶ - انڈین کیسس صفحہ ۱۰۰ - اگر دوران مقدمہ مین جائداد نزاعی کے انتقالات جائز رکھے جائین تو اوس کا بدیہی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اشخاص جنکے حقوق کو ضرر پہونچتا ہے - اونکو اپنی حقوق کے تحفظ کے لئے مقدمات کے سلسلہ مین پھنس جانا پڑتا ہے اور نہ صرف یہ باعث زیرباری ہوتا ہے - بلکہ بعض صورت مین وہ ایسی پیچیدگیون مین پڑ جاتے ہین کہ اون سے عہدہ برآ ہونا مشکل ہوتا ہے - یہان تک کہ بعض مواقع پر وہ اپنے حقوق جائز سے بھی محروم ہو جاتے ہین - ایسی کارروائی کو جائز رکھنا صریحاً اصول انصاف

کے منافی اور یہی قرین انصاف ہے کہ جہانتک ممکن ہو مقدمہ بازی باہم فریقین ایک ہی وقت مین مکمل طور پر ختم کرائی جائے - موجودہ مقدمہ مین اگر مدعا علیہ جائداد کی بیع قبل ۳۰ جون ۱۹۳۱ء کرا لیتا - تو اسمین شک نہین کہ وہ مساۃ کیلاش وتی کے نان و نفقہ کے بار کے تابع جائداد کو حاصل کرتا - جیسا کہ مساۃ کیلاش وتی کے فیصلہ مذکورہ بالا سے ظاہر ہے - مدعی کی طرف سے یہ بحث ہے کہ بائع مشتری کے قانون نے حقوق و فرائض قائم کر دی ہین جن پر عملدرآمد بذریعہ عدالت ہر فریق کرا سکتا ہے - لہذا مدعا علیہ کو عدالتی کارروائی کرنا چاہئے تھی - اور معاہدہ کی عدم تکمیل درست نہ تھی - واقعات مقدمہ ہذا سے یہ بات بالکل خلاف ہے - کہ اگر مدعا علیہ تکمیل معاہدہ وقت معینہ کے اندر کر دیتا - تو وہ اپنے آپ کو مقدمات کی ایسی مشکلات مین ڈال لیتا - جس کا سلسلہ و نتیجہ پریشان کن ہوتا - اگر مدعی قبل ۳۰ جون ۱۹۳۱ء مدعا علیہ کا کسی طریقہ سے یہ اطمینان کرا دیتا کہ جائداد مبیع طلب پر نان و نفقہ کا بار اگر کوئی عائد بھی ہو تو وہ اوسکو پاک و صاف کرائیگا ذمہ دار ہوگا - اور اوس پر مدعا علیہ تکمیل معاہدہ سے گریز کرتا تو ضرور مدعی حق بجانب ہوتا - کہ وہ اس زر تتمہ عوض بطور ہرجہ پائے - لیکن چونکہ مدعی نے ایسا عمل نہین کیا - ایسی صورت مین عدالت کا بحق مدعی ہرجہ کی ڈگری نہ صادر کرنا قرین انصاف ہے - اور اپیل مدعی اپیلانٹ قابل ڈسمس ہے - مدعا علیہ کا اپیل نسبت بعض خرچہ کا ہے - اس بارہ مین رائے عدالت ماتحت صحیح ہے - اور یہ اپیل بھی قابل ڈسمس ہے - وہ میعاد جو عدالت العالیہ نے واسطے تکمیل معاہدہ مقرر کی تھی بوجہ اپیل منقضی ہو گئی ہے - لہذا اوس مین تاریخ تکمیل بیعنامہ کی

تاریخ ڈگری اجلاس ہمایون سے تین ماہ کی توسیع فرمائی جائے بقیہ شرائط ڈگری عدالت ابتدائی کورٹ قائم رہیں گے تیرتنخواہان کا بھی مشورہ ہے مودبانہ حضور انور میں پیش ہے۔

دولت و اقبال جاوید باد۔

عرضہ

ترتنخواہان۔ مسعود الحسن جوڈیشل منسٹر۔ ابو محمد صفی عنہ ریونیو منسٹر
بشیر حسین زیدی۔ چیف منسٹر۔
مورخہ ۲۸ اگست ۱۹۳۳ء

روبکار۔ واقع ۲۹ اگست ۱۹۳۳ء

دستخط بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

عرضداشت بابت درخواست مظہر علیخان سابق تحصیلدار جو زیر دفعہ ۱۶۱ تعزیرات رامپور ماخوذ ہے۔ اور جس کا مقدمہ زیر تجویز ہے ملاحظہ ہوئی۔ درحقیقت عدالتی کارروائی کا مقصد ملازمان سرکار کی تنبیہ وعبرت اور عام رعایا کے جائز حقوق کی حفاظت ہے۔ تاکہ کوئی ملازم سرکار اپنے منصب کا ناجائز استعمال نہ کرے۔ اور رعایا ہر قسم کے بیجا دباؤ اور خلاف قانون خوف اور نقصان سے محفوظ رہے۔

مگر سائل ایک وفادار خاندان کا فرد ہے اور یہ اسکا پہلا الزام کا پہلا موقع ہے۔ اسلئے مابدولت واقبال اپنے ترحم خسروانہ کو کام میں لاکر اسے معاف فرماتے ہیں اور حکم دیتے ہیں کہ صرف محکمانہ کارروائی پر اکتفا کرتے ہوئے مقدمہ میں کوئی مزید کارروائی نہ کیجائے۔

دیگر ملازمان کو اس واقعہ سے سبق حاصل کرنا چاہئے آیندہ کے لئے یہ حکم معافی نظیر نہ ہوگا۔ اور ہر ملزم کیساتھ قانونی سلوک برتا جائے گا۔

حکم ہوا کہ

روبکار ہذا مع کاغذات متعلقہ برائے تعمیل صاحب چیف منسٹر بہادر کے پاس مرسل ہو۔ ایک نقل درج گزٹ ہو۔

بمنشائے حکم ہمایون نافذ شدہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں اور درج گزٹ ہو۔ بعد اجرائے احکام اصل کاغذات بغرض کارروائی صاحب جوڈیشل منسٹر بہادر کی خدمت میں مرسل ہوں۔
۲۹ اگست ۱۹۳۳ء
دستخط فارسی صاحب چیف منسٹر بہادر۔

روبکار۔ واقع ۲۹ اگست ۱۹۳۳ء

دستخط بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم۔

عرضداشت ملاحظہ ہوئی۔ خادم علیخان نائب تحصیلدار بلاسپور کے خلاف مقدمہ زیر دفعہ ۱۶۱ تعزیرات رامپور عدالت مجسٹریٹ میں چلرہا ہے جسمیں شہادت ثبوت قلمبند ہوچکی ہے۔ خادم علیخان نے درخواست معافی وترحم خسروانہ پیش کی ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ ایسے ذمہ دار افسر کو اپنے فرائض منصبی ایمانداری کے ساتھ ادا کرنا چاہئیں۔ اور مابدولت واقبال کا اصلاحات کے جاری کرنے میں ایک اہم مقصد یہ بھی ہے کہ پبلک سرونٹس کا معیار امانت ودیانت بلند کیا جائے تاکہ ہماری عام رعایا استبداد اور ناجائز خوف ونقصان سے محفوظ رہے۔ لیکن خادم علیخان کا تعلق رامپور کے ایک وفادار خاندان سے ہے اور اُسکے تعلیم یافتہ اور جوان العمر ہونے کے لحاظ سے نیز اس امر کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ اوس پر یہ پہلا الزام ہے مابدولت واقبال ترحم خسروانہ کو کام میں لاکر اوسے معاف فرماتے ہیں۔ اور حکم دیتے ہیں کہ صرف محکمانہ

کارروائی پر اکتفا کرتے ہوئے مقدمہ مین کوئی مزید
کارروائی نہ کیجائے۔

دیگر ملازمان کو اس واقعہ سے سبق حاصل
کرنا چاہئے۔ آیندہ کے لئے جیسکم معافی نظیر نہ ہوگا
اور ملزم کے ساتھ قانونی سلوک برتا جائے گا۔

حکم ہوا کہ

روبکار ہذا مع کاغذات متعلقہ برائے تعمیل صاحب
چیف منسٹر بہادر کے پاس مرسل ہو۔ ایک نقل
درج گزٹ ہو۔

بنشائے حکم سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ
جاری ہون۔ اور درج گزٹ ہو۔ بعد اجرائے
احکام اصل کاغذات صاحب جوڈیشل منسٹر بہادر
کیخدمت مین مرسل ہون۔ حسب منشا حکم ہمایون کارروائی
فرمائی جائے۔ ۲۹ر اگست ۱۹۳۳ء

دستخط جناب صاحب چیف منسٹر بہادر

حکم۔ واقع ۲۹ر اگست ۱۹۳۳ء

شبتہ عرضداشت صاحب چیف منسٹر بہادر
مع تحریر صاحب انچارج آرمی منسٹر بہادر بارہ
منظوری رخصت رول پندرہ یوم لفٹنٹ
احمد شہید میڈیکل افسر ملٹری ہاسپٹل از یوم استفادہ
بغرض کار ضروری۔

حکم

کاغذات منسلکہ ملاحظہ ہوے۔ حسب رپورٹ لفٹنٹ احمد شہید
میڈیکل افسر کی پندرہ یوم کی رخصت منظور ہے۔ ایام
رخصت مین رخصتی کے کام کا ذمہ دار جناب صاحب چیف میڈیکل افسر بہادر
ڈاکٹر ظریف حسین۔ یا ڈاکٹر وحیدی کو حسب تجویز خود کرین
کاغذات متعلقہ مع حکم ہذا برائے کارروائی اجرائے
احکام ضابطہ جناب صاحب چیف منسٹر بہادر کے پاس مرسل ہو۔
آرمی ہیڈکوارٹرز سے آرمی آرڈر جاری ہون۔

دستخط بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

بنشائے حکم ہمایون سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ
جاری ہون۔ آرمی ہیڈکوارٹرز سے آرمی آرڈر
جاری کیا جائے۔ ۲۹ر اگست ۱۹۳۳ء

دستخط صاحب چیف منسٹر بہادر

روبکار:۔ واقع ۳۰ر اگست ۱۹۳۳ء

سید محمد جمیل صاحب کی خدمات بحیثیت افسر محکمہ امپیریل اکاؤنٹس پارٹمنٹ
کی خدمات گورنمنٹ آف انڈیا سے حاصل کی گئی ہیں لہذا
سید محمد جمیل صاحب کا تقرر ۳۰ر اگست ۱۹۳۳ء سے بعہدہ
"اکاؤنٹنٹ جنرل" بشاہرہ نو سو روپیہ ماہوار کیا جاتا ہے
حق پنشن و رخصت ریاست سے علاوہ ان کی تنخواہ
کے دیا جائے۔ مکان اور سواری سرکار سے ملیگی۔
صاحب چیف منسٹر بہادر اس بارہ میں بابدولت و اقبال سے
زبانی حکم حاصل کریں۔

سید محمد جمیل صاحب اکاؤنٹنٹ جنرل کا رینک اور اختیارات
مثل دیگر سکریٹریز کے ہوں گے۔

اس عہدہ کی تنخواہ کے ہم پلہ صاحب (سات ہزار سات سو)
روپیہ تا ختم سال فائنانس ڈپارٹمنٹ کے مشاہرات
میں بموجب حکم روبکار مجریہ ۲۹ر اگست ۱۹۳۳ء اضافہ
کئے جائیں۔

منشی شیام بہادر موجودہ اکاؤنٹنٹ جنرل اپنی تنخواہ پر

معہ سپرنٹنڈنٹ اکاؤنٹ برانچ مقرر کئے جاتے ہیں۔
منشی عبدالکبیر خاں موجودہ سپرنٹنڈنٹ اکاؤنٹ برانچ دفتر
صاحب اکاؤنٹنٹ جنرل میں سپرنٹنڈنٹ آڈٹ سکشن مقرر ہوں
حکم ہوا کہ
دیگر روبکار برائے اجرائے احکام بعد از سررشتہ صدر صاحب
چیف منسٹر بہادر کے پاس مرسل ہو۔
دستخط بندگانعالی دام اقبالہم و حکمہم

بشنائی حکم سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں
۳۰ اگست ۱۹۳۳ء (دستخط فارسی صاحب چیف منسٹر بہادر)

حکم

واقع ۱۰ اگست ۱۹۳۳ء

ثبت عرضداشت صاحب چیف منسٹر بہادر بابت معافی تنزل دس روپیہ ماہوار شمون علیخاں سب انسپکٹر انچارج تھانہ ٹھوائی۔

کاغذات منسلکہ ملاحظہ ہوئے۔ بموجب رپورٹ شمون علیخاں سب انسپکٹر ٹھوائی کو دس روپیہ ماہوار تنزل سے معافی عطا کیجاتی ہے۔ آئندہ کے لئے ہدایت کردیجائے کہ کام خوب کوشش اور دیانت سے انجام دیں۔ کاغذات مع حکم برائے کارروائی صاحب چیف منسٹر بہادر کے پاس مرسل ہوں۔
دستخط بندگانعالی دام اقبالہم و حکمہم

بشنائے حکم سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں اور اصل کاغذات خدمت میں سپرنٹنڈنٹ پولیس کے مرسل ہوں سب انسپکٹر کو ہدایت کردیجائے کہ کار مفوضہ کو حسب نشائے حکم ہمایوں بمستعدی و دیانت انجام دیں
۳۰ اگست ۱۹۳۳ء دستخط فارسی صاحب چیف منسٹر بہادر

حکم

واقع ۲۶ اگست ۱۹۳۳ء

عرضداشت صاحب چیف منسٹر بہادر بابت حکم دو ہفتہ رخصت اتفاقیہ آٹھ یوم سید محمد تقی صاحب اشاعت ڈاک صاحب ایڈمنسٹریٹر ستمبر ۱۹۳۳ء پیشکار و منصرم و اکبر حسن صاحب اسسٹنٹ ہیڈ کلرک و مصاحبان ڈیوڑھی مولا منسٹر بہادر

بموجب رپورٹ۔ سید محمد تقی کی آٹھ یوم کی رخصت اتفاقیہ منظور ہے بعد رخصت سوری بھیجدیا جائے۔ کاغذات برائے اجرائے حکم صاحب چیف منسٹر بہادر کے پاس مرسل ہوں۔
دستخط بندگانعالی دام اقبالہم و حکمہم

بشنائی حکم ہمایوں سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں
۳۰ اگست ۱۹۳۳ء دستخط فارسی صاحب چیف منسٹر بہادر

حکم

واقع ۱۳ اگست ۱۹۳۳ء

عرضداشت صاحب چیف منسٹر بہادر بابت تحریر صاحب انچارج جاری منسٹر بہادر بابت عطائے منظوری رخصت اتفاقیہ تین یوم مطلوبہ لفٹنٹ ہادی علیخاں ایڈجوٹنٹ سکنڈ ریجمنٹ و لفٹنٹ مرتضی آفیسری از ۱۰ ستمبر ۱۹۳۳ء بجرم انکی بہن کی شادی بوجہ علالت بیوی رخصت

بموجب رپورٹ۔ لفٹنٹ ہادی علیخاں ایڈجوٹنٹ کی تین یوم کی رخصت اتفاقیہ از ۱۰ ستمبر تا ۱۲ ستمبر ۱۹۳۳ء منظور ہے۔ کاغذات برائے اجرائے حکم صاحب چیف منسٹر بہادر کے پاس مرسل ہوں۔ آرمی ہیڈ کوارٹرز سے آرمی آرڈر جاری ہو (دستخط بندگانعالی دام اقبالہم و حکمہم)

بشنائی حکم ہمایوں سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں آرمی ہیڈ کوارٹرز سے آرمی آرڈر جاری کیا جائے ۳۰ اگست ۱۹۳۳ء دستخط فارسی صاحب چیف منسٹر بہادر

روبکار:- واقع یکم ستمبر ۱۹۳۳ء

بملاحظہ گرامی حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

مسٹر جسٹس ارشاد اللہ خانصاحب بہادر جج ہائیکورٹ نے اپنے زمانہ ملازمت میں خدمات مفوضہ بطور احسن انجام دے ہیں۔ انکی استدعا ہے کہ انہیں ولایت جاکر بیرسٹری کی تعلیم حاصل کرنے کا موقع عطا فرمایا جائے۔ تاکہ وہ قانونی تعلیم کی تکمیل کرکے اپنے فرائض بہتر طریقہ سے انجام دے سکیں چونکہ بدولت واقبال کو ہمیشہ اپنی رعایا اور ملازمان کی بہبودی وترقی منظور خاطر رہی ہے لہذا ہم مسٹر جسٹس ارشاد اللہ خانصاحب بہادر کی اس معروضہ کو بمسرت منظور فرماتے ہوئے حسب ذیل احکام صادر فرماتے ہیں:-

(۱) الف۔ مسٹر جسٹس ارشاد اللہ خانصاحب بہادر کو ولایت جاکر بیرسٹری کی تعلیم حاصل کرنیکے لئے انکی موجودہ تنخواہ پر ۱۵ ستمبر ۱۹۳۳ء سے آخر جولائی ۱۹۳۶ء تک رخصت خاص عطا کی جائے زمانہ قیام انگلستان کے تمام اخراجات کا وہ خود ذمہ دار ہونگے البتہ انکا کرایہ آمد ورفت نیز بیرسٹری کے لئے بمسرت انکو مبلغ چار ہزار روپیہ کی رقم بطور انعام دی جائے بسوائے اس رقم کے وہ کسی قسم کی الاؤنس وغیرہ پانے کے مستحق نہ ہونگے۔

ب۔ صاحب جوڈیشل منسٹر بہادر مسٹر جسٹس ارشاد اللہ خانصاحب بہادر سے ایک بانڈ اس مضمون کا تحریر کرائیں کہ وہ بعد واپسی از انگلستان پانچ سال تک ریاست کی ملازمت کے پابند رہینگے اور بصورت خلاف ورزی اس شرط کے وہ اس تمام رقم کی بہ شمول تنخواہ زمانہ تعلیم واپسی کے ذمہ دار ہونگے جو انہیں زمانہ تعلیم میں ریاست سے دیگئی ہو۔

(۲) مسٹر جسٹس ارشاد اللہ خانصاحب بہادر کے زمانہ رخصت تعلیمی میں مسٹر عبد العزیز انصاری سول جج انکی جگہ بطور قایم مقام جج ہائیکورٹ کام کرینگے اور انکو پچاس روپیہ ماہانہ الاؤنس ملیگا۔

(۳) مسٹر عبد العزیز انصاری کی بجائے مولوی علاؤ الحق سٹی مجسٹریٹ بطور قایم مقام سول جج کام کرینگے اور انکو پچیس روپیہ ماہانہ الاؤنس ملیگا۔

(۴) مولوی علاؤ الحق کی بجائے منشی فیاض علیخان اسپیشل مجسٹریٹ بطور سٹی مجسٹریٹ کے اپنی تنخواہ موجودہ پر کام کرینگے۔

(۵) منشی فیاض علیخان کی بجائے منشی عبد الرحمن خان آنریری مجسٹریٹ سکنڈ کلاس کو بحیثیت اسپیشل آنریری مجسٹریٹ بہ عطائے اختیارات مجسٹریٹ درجہ اول مقرر کیا جائے۔ انکی جگہ فی الحال کسی آنریری مجسٹریٹ کے تقرر جدید کی ضرورت نہیں۔ حسابی تقابل کا تاریخ امروزہ میں علیحدہ روبکار جاری ہوا۔

حکم ہوا کہ

روبکار ہذا تعمیلاً صاحب چیف منسٹر بہادر کے پاس مرسل ہو۔ سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔ ایک ایک نقل اس روبکار کی صاحب چیف منسٹر بہادر صاحب جوڈیشل منسٹر بہادر صاحب فائنانس منسٹر بہادر اور ہائیکورٹ کو بھیجی جائے۔ ایک نقل درج گزٹ ہو۔

بنشائے حکم سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔ اور درج گزٹ ہو۔ یکم ستمبر ۱۹۳۳ء — دستخط صاحب چیف منسٹر بہادر

حکم:- واقع یکم ستمبر ۱۹۳۳ء

دستخط بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

رپورٹ ملاحظہ ہوئی منظور ہے۔ برائے اجرائے احکام ضابطہ واپس ہو۔

— ۴ —

اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم

بعز عرض — جناب عالی — میرساند

موجودہ عملہ موٹر خانہ میں جو میکنک ہے وہ معمولی موٹروں کی مرمت کرسکتا ہے۔ لیکن خاصہ کی موٹر کارس مرسیڈیز وپیکارڈ کی مرمت وغیرہ اطمینانی طور پر نہیں کرسکتا۔ خاصہ کی موٹروں کو درست اور صحیح حالت میں رکھنے کے لئے ایک ہوشیار اور تجربہ کار میکنک کی صاحب کنٹرولر بہادر ہاؤس ہولڈ نے ضرورت ظاہر کی ہے۔ مسٹر کریم الدین میکنک ریاست کشمیر میں ایک عرصہ تک سپرنٹنڈنٹ موٹر گیراج رہے ہیں۔ ہوشیار اور تجربہ کار شخص ہیں۔ بماتحتی صاحب سپرنٹنڈنٹ گیراج مسٹر کریم الدین کو بعہدہ انجینیر ملازمت کرنے پر آمادہ کرلیا ہے۔ ماعہ روپیہ ماہانہ تنخواہ پر آجاینگے۔ صاحب ہاؤس ہولڈ منسٹر بہادر نے اتفاق رائے کرتے ہوئے اپنی رپورٹ میں ظاہر کیا ہے کہ بحساب ماعہ ماہوار تنخواہ کے سات ماہ کیلئے الـعہ کی ضرورت ہوگی بجٹ موٹر گیراج میں اسوقت للعہ روپیہ کی رقم کی گنجائش ہے۔ بقیہ رقم کا ختم سال پر انتظام کردیا جائیگا۔ صاحب ہاؤس ہولڈ منسٹر بہادر نے مسٹر کریم الدین کا تقرر امتحاناً برائے دو ماہ منظوری کے لئے رپورٹ بھیجی ہے جو ذریعہ عرضداشت حضور انور میں پیش ہے۔ ترتیب مستدعی ہے

کہ حضور والا ہمایون سے حکم منظوری تقرر کریم الدین بعہدہ موٹر انجینیر بمشاہرہ ماعہ روپیہ امتحاناً برائے دو ماہ شرف نفاذ پائے۔ دو ماہ میں کام دیکھنے کے بعد مستقلی کی رپورٹ پیش کیجائیگی۔ زیادہ حد ادب۔ دولت زیاد

عرض

تنخواہ و دستخط صاحب چیف منسٹر بہادر

معروضہ یکم ستمبر ۱۹۳۳ء

بمنشائے حکم سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں

یکم ستمبر ۱۹۳۳ء

دستخط صاحب چیف منسٹر بہادر